Popular Front
of India

+91 11 2 9949902
popularfrontmail@gmail.com
www.popularfrontindia.org
/PopularFrontofIndiaOfficial
@PFIOfficial
/PopularFront EMedia
/pfiofficial

پریس ریلیز

۱۸ستمبر ۲۰۱۹

نئی دہلی

عوام سے آسام کے باہر این آرسی کی مخالفت کرنے کی پاپولر فرنٹ کی اپیل

شہریوں کے قومی رجسٹر (این آرسی) کے بہت جلد نفاذ کو لے کر ملک میں ہو رہی باتوں کو دیکھتے ہوئے، پاپولر فرنٹ آف انڈیا نے عوام کے تمام طبقات سے آسام کے باہر این آرسی کی مخالفت کرنے کی اپیل کی ہے۔ ملک کے موجودہ حالات پر غور وفکر کے لئے کیرالہ کے کالیکٹ میں منعقدہ تنظیم کی قومی مجلس عاملہ کے سہ روزہ اجلاس کے اختتام پر چند دیگر قرارداد بھی پاس کی گئیں۔ اجلاس میں، سپریم کورٹ میں بابری مسجد کی پیروی کرنے والے وکیلوں اور پیروکاروں پر بڑھتے حملوں اور انہیں دھمکانے کی کوششوں پر شدید تشویش کا اظہار کیا گیا۔ ایک دوسری قرارداد میں پولیس اور استغاثہ کی جانب سے برتی گئی مجرمانہ لاپرواہی پر تنقید کی گئی، جس نے ملک کو چونکا دینے والے ہجومی تشدد کے کچھ ہولناک واقعات میں مجرموں کو سزا سے بچ نکلنے میں مدد کی۔

نہ صرف سنگھ پریوار کے جنونی لیڈران جو مذہبی، لسانی و نسلی اقلیتوں کے تئیں نفرت رکھتے ہیں، بلکہ این آرسی کے اصل شکار مسلمانوں کے نمائندے کے طور پر بات کرنے والے کچھ دوسرے لیڈران بھی ملک بھر میں این آرسی کے نفاذ کا آگے بڑھ کر خیر مقدم کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ کچھ جماعتیں تو گویا شہریوں کو اپنی شہریت کا امتحان دینے کے لئے تیار رکھنے کے لئے ہیلپ ڈیسک تک لگانے کی منصوبہ کرنے لگی ہیں، جبکہ ابھی اس سلسلے میں کوئی سرکاری اعلان بھی جاری نہیں کیا گیا ہے۔ ایک طرف اقلیتوں کو اپنے اردگرد موجود عدم تحفظ کے ماحول پر غلبہ پانے کے لئے سخت جدوجہد کرنی پڑ رہی ہے، وہیں ملک بھر میں منڈلاتے ایک دوسرے خطرے کے شوروغل نے این آرسی کے خوف کی ایک نئی لہر کو جنم دے دیا ہے۔

آسام کی بنگالی بولنے والی اقلیتوں کے لئے این آرسی پچھلی چار دہائیوں سے تباہی کا سامان رہی ہے، جس نے نہ صرف انہیں ان کے وسائل سے بے دخل کر دیا، بلکہ ان کی زندگیوں سے چین وسکون کا ایک ایک لمحہ ان سے چھین لیا ہے۔ مزید برآں، این آرسی کی فائنل لسٹ سے باہر رہ جانے والے چند لاکھ لوگوں کو حراستی مراکز کا سامنا کرنا پڑے گا، جو ریاست کے مختلف حصوں میں زیر تعمیر ہیں۔ جو لیڈران ملک بھر میں این آرسی کے تعلق سے ناعاقبت اندیش باتیں کر رہے ہیں، وہ جانے انجانے میں ایک طویل مصیبت کے جنم لینے کی راہ ہموار کر رہے ہیں، جس کا انجام بالآخر پورے ملک میں ایسے ہی حراستی مراکز کی صورت میں سامنے آئے گا۔ ہندوستان جیسے سیکولرزم اور جمہوریت کا دعویٰ کرنے والے ملک کے لئے این آرسی بڑے ہی شرم کی بات ہے۔ بس اب بہت ہوا۔ اب آسام میں ہی این آرسی کو ختم کرنا ہوگا۔ اجلاس نے عوام اور سیاسی جماعتوں سے اپیل کی کہ وہ آسام کے باہر این آرسی کے نفاذ کی ہر بات چیت کی مکمل طور پر مخالفت کریں۔

اقتصادی بدحالی بی جے پی حکومت کی کارستانی کا نتیجہ

پاپولر فرنٹ آف انڈیا کی قومی مجلس عاملہ کے اجلاس نے ایک دوسری قرارداد میں تباہ کن اقتصادی بدحالی کے حل کے لئے حکومتی اقدامات پر سوال اٹھایا ہے۔ آخر کار حکومت نے یہ قبول کر لیا ہے کہ ہندوستانی معیشت ایک ایسے بحران سے گذر رہی ہے، جس کی نظیر نہیں ملتی۔ لیکن حکومت کا رویہ یہ بتلاتا ہے کہ حکومت یا تو جانتے بوجھتے اسے قبول کر رہی ہے یا وہ اب بھی اندھیرے میں ہے کہ ہم اس حالت میں کیسے آ گئے اور اس پر غالب آنے کا طریقہ کیا ہوسکتا

ہے۔ اقتصادی اشاریوں میں گراوٹ صرف اس لئے نہیں ہے کہ امیروں نے کاریں خریدنا بند کردی ہیں۔ بلکہ اس سے کہیں زیادہ فکرمندی کی بات وہ ہے جو غیر منظم سیکٹر اور کھیتی باڑی میں واقع ہورہا ہے، جس نے ملک کی دیہی معیشت کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ پاپولر فرنٹ کی این ای سی کا ماننا ہے کہ مرکزی وزیر مالیات نے حال میں جن اقدامات کا اعلان کیا ہے ان سے پچھلی مودی حکومت میں نوٹ بندی اور پُر پیچ جی ایس ٹی جیسے لئے گئے عجیب وغریب فیصلوں کی وجہ سے معیشت کو پہنچے بھاری نقصان کی بھرپائی نہیں کی جاسکتی۔ ان خوشنما اقدامات سے ہندوستانی معیشت کے اندر اعتماد بحال کرکے اسے مودی حکومت کے ذریعہ بنائے گئے صفر ترقی کے بلیک ہول سے باہر نہیں نکالا جاسکتا۔

دوسری جانب حکومت ابھی بھی گائے کے گوبر اور گوموتر کی اقصادیات جیسی مضحکہ خیز باتوں کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ بی جے پی کی قیادت والی مرکزی وریاستی حکومتیں گورکشا کے منصوبوں اور ان نام نہاد گورکشکوں پر کروڑوں روپیہ خرچ کرنے کا منصوبہ بنارہی ہے جن کا مشن مویشی کے نام پر خوف و دہشت پیدا کرنا ہے۔

بابری مسجد کے پیروکاروں اور وکیلوں کو دھمکانے کی کوششوں کی مذمت

پاپولر فرنٹ کی قومی مجلس عاملہ نے سپریم کورٹ میں بابری مسجد کی پیروی کرنے والوں پر بڑھتے حملوں اور انہیں دھمکانے کی کوششوں پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ سپریم کورٹ کے سینئر وکیل راجیو دھون کو فرقہ پرست طاقتوں کی طرف سے لگاتار دھمکیاں مل رہی ہیں، کیونکہ وہ بابری مسجد مقدمے میں مسلم فریقوں کی نمائندگی کررہے ہیں۔ دھون نے مسلم فریقوں کی جانب سے کورٹ میں حاضر ہونے کی وجہ سے انہیں دھمکی دینے پر دولوگوں کے خلاف درخواست توہین داخل کی ہے۔ ان کے کلرک کا بھی مذاق اڑایا گیا۔ بابری مسجد تنازع کے اہم پیروکار اقبال انصاری پر دولوگوں نے ان کے گھر پر حملہ کردیا تھا۔ حتیٰ کہ انہیں مقدمہ واپس نہ لینے کی صورت میں جان سے مارنے کی بھی دھمکی دی گئی۔ خود سپریم کورٹ نے اس معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے ملزمین کے خلاف نوٹس جاری کیا تھا۔ کورٹ نے اقبال انصاری پر حملے پر غور کرنے پر بھی اپنی رضامندی ظاہر کی تھی۔

یہ لوگ ڈرانے دھمکانے اور جسمانی اذیت پہنچانے کے اپنے پرانے طریقے کا سہارا لیتے ہیں، کیونکہ وہ انصاف پر یقین نہیں رکھتے۔ خوف کو شکست دینے کا طریقہ یہی ہے کہ ملک کی اعلیٰ ترین عدالت میں حق وانصاف کی لڑائی کو پوری جرأتمندی سے لڑا جائے۔ پاپولر فرنٹ نے بابری مسجد مقدمے میں حق وانصاف کی لڑائی لڑنے والوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا اور عدالت عظمیٰ سے یہ اپیل کی کہ وہ دھمکیوں کے شکار تمام فریقوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے ضروری اقدامات کرے۔

ہجومی تشدد کے مقدمات میں پولیس اور استغاثہ کی مجرمانہ لاپرواہی انصاف کی راہ میں رکاوٹ

پاپولر فرنٹ کی این ای سی نے کہا کہ پولیس اور استغاثہ کی جانب سے برتی گئی مجرمانہ لاپرواہی نے ملک کو چونکا دینے والے ہجومی تشدد کی ہولناک وارداتوں میں سزا سے بچ نکلنے میں مجرموں کی مدد کی۔

ہندوستان میں بےقصور لوگوں کے ہجومی قتل کی وارداتوں میں بےانتہا اضافہ ہوا ہے۔ بلاشبہ یہ اتنا حساس معاملہ بن چکا ہے کہ خود سپریم کورٹ نے اس کے خلاف نئے قوانین بنانے کا مشورہ دیا ہے۔ تاہم حالیہ متعدد واقعات کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس معاملے میں پولیس اور استغاثہ کا رویہ ان کی جانب سے مجرمانہ لاپرواہی کا پتہ دیتا ہے۔ جھارکھنڈ پولیس نے ۲۲ رسالہ تبریز انصاری کے قتل میں ۱۱ ملزمین پر لگائے گئے قتل کے مقدمات کو ختم کردیا ہے۔ یہ اس بات کی حالیہ مثال ہے کہ پولیس بےقصور مسلمانوں کے ہجومی تشدد کے معاملوں میں کس طرح قاتلوں کے ساتھ ہاتھ ملاکر کام کررہی ہے۔ اس مقدمے میں پولیس کی کاروائی کے خلاف سنگین سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ تبریز انصاری کو سر میں گہری چوٹ آئی تھی، لیکن اس کے باوجود اسے مناسب علاج فراہم کرنے کے بجائے حراست میں لے جایا گیا۔ اور اس کی موت کے بعد ہی شکایت درج کی گئی۔ پورے ملک نے دیکھا تھا کہ کس بےرحمی سے

تبریز انصاری کو مارا پیٹا گیا اور جے شری رام کہنے پر مجبور کیا گیا تھا،لیکن پولیس کہہ رہی ہے کہ کورٹ میں قتل کا مقدمہ نہیں چلے گا۔ پہلو خان قتل معاملے میں بھی یہی ہوا۔موت سے قبل اپنے بیان میں متاثرہ نے جن چھ ملزمین کا نام لیا تھا ان تمام کو بری کرتے ہوئے الور کی نچلی عدالت نے راجستھان کرائم برانچ کی سنگین لاپرواہی کی طرف اشارہ کیا جو کہ لنچنگ کی ویڈیو سمیت ،کورٹ کے سامنے اہم ثبوت پیش کرنے میں ناکام رہی۔

یہ ثابت کرتا ہے کہ ملک سخت بحران سے گذر رہا ہے، جو مجرمانہ نظام انصاف کی دیانتداری پر سوال کھڑے کرتا ہے۔اجلاس نے اپیل کی کہ عدالت عالیہ اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ملک کے نظام انصاف کو درست کرے،تاکہ سسٹم میں گھس چکے بدعنوان عناصر کو نکال باہر کیا جائے۔

چیئرمین ای ابوبکر نے اجلاس کی صدارت کی، جس میں جنرل سکریٹری ایم محمد علی جناح، نائب چیئرمین او ایم اے سلام،سکریٹری انیس احمد، عبدالواحد سیٹھ اور قومی مجلس عاملہ کے ارکان ای ایم عبدالرحمٰن، پروفیسر پی کویا، کے ایم شریف، ایڈوکیٹ اے محمد یوسف،اے ایس اسماعیل، محمد روشن، ایم عبدالصمد، محمد اسماعیل، یا محی الدین، افسر پاشا، ایم کلیم اللہ، ایس اشرف مولوی و دیگر شریک رہے۔

ایم محمد علی جناح
جنرل سکریڑی،
پاپولر فرنٹ آف انڈیا
نئی دہلی